

التي من خلف عن صلاة الجماعة



# نماز باجماعت سے پچھے رہنے والے

تالیف: فضیلۃ الشیخ محمد بن ابراہیم الحریقی رحمہ اللہ

ترجمہ: محمد نور علی المندوی کاشغری

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

\*\*\* توجہ فرمائیں! \*\*\*

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب.....

عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔

مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد آپ

لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔

متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔

دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی

نشر و اشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

\*\*\*

تنبیہ

\*\*\*

کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر  
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشر و اشاعت، کتب کی خرید و فروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

[webmaster@kitabosunnat.com](mailto:webmaster@kitabosunnat.com)

[www.KitaboSunnat.com](http://www.KitaboSunnat.com)

# نماز باجماعت کے پچھلے رتبہ دار

إِلَى مَنْ تَخَلَّفَ عَنْ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

# نماز یا جماعت سے پچھے رہنے والے

اصدار : مکتبہ التبلیغ محمد بن ابراہیم الحریقی رحمہ اللہ

ترجمہ : محمد نوید عالم الندوی اہل سنت

دار السلام

کتاب و سنت کی اشد حمایت کا عالمی ادارہ  
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور  
لندن • مہربن • نیویارک



جُملہ حقوق اشاعت برائے دارالسلام محفوظ ہیں

دارالسلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ  
ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور  
لندن • ہیوسٹن • نیویارک



سعودی عرب (ہیڈ آفس)

پوسٹ بکس: 22743 الرياض 11416 سعودی عرب  
فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659  
E-mail: darussalam@awalnet.net.sa  
Website: www.dar-us-salam.com

- ① طریق مکہ - انجیل - الرياض فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945
- ② شارع البصين - الملز - الرياض فون: 4735220 فیکس: 4735221
- ③ جدہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270
- ④ النجر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551
- شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624

پاکستان (ہیڈ آفس و مرکزی شورووم)

- ① 36 - لوزال، یکیزٹ شاپ، لاہور  
فون: 7110081-7111023-7232400-7240024 42 0092  
فیکس: 7354072 E-mail: darussalampk@hotmail.com
- ② غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703
- ③ اردو بازار گوجرانوالا فون: 741613-431-0092 فیکس: 741614
- لندن فون: 5202666 208 0044 فیکس: 5217645 208
- امریکہ ① ہوسٹن فون: 7220419 001 713 فیکس: 7220431
- ② نیویارک فون: 6255925 001 718 فیکس: 6251511

## فہرست مضامین

|    |  |
|----|--|
| 7  | ..... عرض ناشر   |
| 9  | ..... عرض مترجم  |
| 12 | ..... مقدمہ  |
| 16 | ..... نماز باجماعت کے حریص اور شوقین سلف صالحین کے نمونے |
| 27 | ..... نماز باجماعت کے حکم سے متعلق فتویٰ                 |
| 32 | ..... صبح و شام کے اذکار و وظائف                         |



## عرض ناشر

نماز دین کا ستون ہے اور عبادات میں بلند ترین مقام و مرتبہ رکھتی ہے۔ نماز جہاں رب تعالیٰ کے ساتھ سرگوشی اور مناجات کا احسن ذریعہ اور حق بندگی ادا کرنے کا کامل طریقہ ہے وہاں مسلم معاشرے کے لیے اجتماعیت و نظم بندی کا بہترین درس بھی ہے۔ اس لیے محض نماز ادا کرنا نہیں بلکہ نماز باجماعت ادا کرنا فرض و واجب ہے۔ اور اس سے غفلت اور بے پروائی کرنا نفاق کی علامت ہے۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے دورِ مسعود میں نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والا پکا ٹھکامناقی ہی ہوا کرتا تھا۔ ایمان دار شخص کی تو یہ حالت ہوتی تھی کہ اگر وہ شدید مرض کی بنا پر اس قدر نحیف اور لاغر ہو جاتا کہ اس کے لیے چلنا مشکل ہوتا تو بھی اسے دو آدمی سہارا دے کر صف میں لاکھڑا کرتے اور وہ باجماعت نماز ادا کرتا۔

یہی وجہ ہے کہ باجماعت ادا کی ہوئی نماز کا اجر و ثواب بغیر جماعت ادا کی گئی نماز سے ستائیس یا پچیس گنا زیادہ ہے۔ اور نصوص سے یہ مسئلہ ثابت ہے کہ اگر کسی موقع پر نماز ادا کرنے والے صرف دو شخص ہوں تو وہ بھی اذان و

اقامت کہہ کر نماز باجماعت کا اجر ضرور پائیں حتیٰ کہ فرد واحد بھی یہ اجر و ثواب حاصل کر سکتا ہے۔

یہ تمام امور اس امر کی دلیل ہیں کہ نماز باجماعت ادا کرنا فرض و واجب اور انتہائی اہمیت کا حامل عمل ہے اور اس سے کوتاہی کرنا ایمان و تقویٰ کے منافی ہے۔

زیر نظر کتابچہ میں مؤلف نے قارئین کی توجہ اسی بات کی طرف مبذول کرائی ہے کہ نماز باجماعت سے پیچھے رہنے والے لوگ یقیناً خسارے میں ہیں اور بہت بڑے اجر و ثواب سے محروم ہیں۔ تمام مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس کی فکر کرنی چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرنی چاہیے کہ وہ ہم سب کو اس فرض کی ادائیگی اور پابندی کی توفیق عطا فرمائے۔

قارئین حضرات سے درخواست ہے کہ مؤلف، مترجم اور دارالسلام کے ذمہ داران کو اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں اور ان کو بھی جنہوں نے کسی انداز سے بھی اس کتابچے کی اشاعت میں حصہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اخلاص کی توفیق بخشے۔ آمین۔

عبدالمالک مجاہد

مدیر: دارالسلام، الریاض، لاہور۔



## عرض مترجم

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا  
اللَّهُ، وَصَلَّى اللَّهُ وَسَلَّم وَبَارَكَ عَلَى أَشْرَفِ الْأَنْبِيَاءِ  
وَالْمُرْسَلِينَ سَيِّدِنَا وَحَبِيبِنَا وَشَفِيعِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ  
الطَّاهِرِينَ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ وَمَنْ تَبِعَهُ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ  
الدِّينِ - أَمَّا بَعْدُ:

محترم بھائیو اور دوستو!

نماز دین اسلام کا بنیادی و اساسی رکن ہے، نبی اکرم ﷺ نے اسے دین کا  
ستون قرار دیا ہے، اسلام اور کفر، مسلمان اور کافر کے درمیان نماز ہی حد فاصل  
ہے اور بروز قیامت سب سے پہلے اسی کے بارے میں باز پرس ہوگی۔  
جیسا کہ کسی فارسی شاعر نے کیا خوب تصویر کشی کی ہے۔

روز محشر کہ جاں گداز بود  
اوّلین پرش نماز بود

بنابریں خوشی ہو یا غمی، تندرستی ہو یا بیماری، حالت جنگ ہو یا حالت امن، سفر  
ہو یا حضر، رات ہو یا دن، ہر حال میں تمام مسلمانوں پر یہ (نماز) فرض ہے۔

برادران اسلام! جس دور سے ہم گذر رہے ہیں، یہ ایک طرح سے ماتمی اور غمی کا دور ہے کیوں کہ مسلمانوں کی اکثریت یا ایک بڑی تعداد، نمازوں کی ادائیگی سے غفلت و سستی برت رہی ہے اور اس نماز جیسی اہم چیز کو ضائع و برباد کر رہی ہے، بعض لوگوں کے تغافل و تساہل اور غفلت و سستی کا یہ عالم ہے کہ وہ اسے بالکل چھوڑ چکے ہیں، کچھ مسلمان تو صرف جمعہ اور عیدین کی نماز ہی ادا کرتے ہیں اور دیگر پنج وقتہ نمازوں سے وہ سبکدوش ہو چکے ہیں، نیز مسلمانوں کا ایک طبقہ تو ایسا ہے کہ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن بیشتر اوقات نماز، جماعت کے ساتھ ادا نہیں کرتے اور نماز باجماعت میں حاضر ہونے سے سستی برتتے ہیں، جب کہ اہل علم کے صحیح ترین اقوال کے مطابق، مساجد میں مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے جو قادر ہو اور اذان کی آواز سنے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ہے کہ:

”جو شخص اذان کی آواز سنے اور (مسجد میں نماز باجماعت کے لیے) نہ آئے، تو اس کی نماز ہی نہیں ہوتی، الا یہ کہ کوئی عذر ہو“<sup>①</sup> (اور عذر سے مراد یہاں خوف یا بیماری ہے)

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، کہ بلاشبہ (عہد نبوی میں) ہماری حالت یہ ہوتی تھی کہ نماز باجماعت سے پیچھے صرف

① ابن ماجہ، المساجد والجماعات، باب التغلیظ فی التخلف --- ح: ۷۹۳۔

جانا پہچانا منافق یا بیمار ہی رہتا تھا، یقیناً (ہم لوگوں میں سے) کبھی کسی آدمی کو نماز باجماعت کے لیے اس حالت میں لایا جاتا کہ وہ دو آدمیوں کا سہارا لیے ہوئے ہوتا پھر اس کو لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا۔<sup>①</sup>

چنانچہ زیر نظر یہ کتابچہ فضیلۃ الشیخ حمد بن ابراہیم الحریقی حفظہ اللہ کی ایک سنجیدہ تالیف ہے جس میں انہوں نے ان لوگوں کو ہدایات و تعلیمات دی ہیں جو نماز باجماعت سے پیچھے رہتے ہیں، اور انہوں نے سلف صالحین کا بہترین نمونہ اور اسوۂ حسنہ پیش کیا ہے کہ ہمارے اسلاف کس قدر نماز باجماعت کا اہتمام کرتے تھے اور ان کے ہاں نماز باجماعت کی کتنی اہمیت اور قدر و قیمت تھی۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ مؤلف و مترجم اور ناشر کے لیے اس کار خیر کو توشہ آخرت بنائے اور تمام مسلمانوں کو نماز باجماعت کا اہتمام اور پابندی کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

① مسلم، المساجد، باب صلاة الجماعة، من سنن الہدی، ج: ۶۵۳۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

خاکسار

محمد تنویر عالم الندوی الکشن غنجدی

المترجم فی المکتب التعاونی للدعوة والارشاد

بالقویعة، المملكة العربية السعودية

## مقدمہ

حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”کہ اس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز کو ترک کیا۔“ ①  
 اور کسی عربی شاعر نے اس کا کیا ہی خوب نقشہ کھینچا ہے، وہ (شاعر) کہتا ہے:  
 ”کہ آدمی کی نماز آخرت میں اس کے لیے زادِ راہ اور ذخیرہ اندوزی ہے  
 اور (بروزِ قیامت) سب سے پہلے نماز کا حساب و کتاب ہو گا اگر وہ (آدمی)  
 وفات پا جائے جو نمازی ہو، تو اس کے لیے بشارت ہی بشارت ہے اور  
 قیامت کے دن اس (انسان) کے لیے کامیابی و کامرانی اور نجات و سعادت  
 ہے ورنہ (اگر وہ آدمی بے نمازی ہے اور اسی حال میں اس کو موت آجاتی  
 ہے تو پھر) اس کا ٹھکانہ اور جائے پناہ جہنم ہے اور اس دنیائے فانی سے  
 جانے (یعنی مرجانے) کے بعد اس (بے نماز انسان) کے لیے ہلاکت ہی  
 ہلاکت اور بربادی ہی بربادی ہے۔

① موطا امام مالک، الطہارۃ، باب العمل فیمن غلبہ الدم من جرح اور عاف، ح: ۴۵۔

اے باجماعت نماز ادا نہ کرنے والے شخص!

پیارے بھائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! وبعد‘

آپ کے نام میرا یہ ایک خط اور پیغام (Message) ہے اور یہ چند کلمات اور خیالات ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، شاید کہ آپ ان کلمات اور خیالات کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے اندر ایک زندہ جاوید اور بیدار دل محسوس کریں اور آپ کا مردہ دل و ضمیر جاگ اٹھے اور آپ کے دل میں یہ احساس و شعور پیدا ہو جائے کہ:

نماز شریعت اسلامیہ کی سب سے اہم چیز ہے، اور جس نے قصداً نماز چھوڑی وہ کافر ہو گیا، کفر و اسلام کے درمیان نماز ہی حد فاصل ہے، لہذا ہم سب کو نماز کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، اور حتی الامکان باجماعت ادا کرنی چاہیے، اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو نماز باجماعت کا اہتمام کرنے کی توفیق بخشے۔  
میرے بھائی! اس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور آپ کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا آپ پر فرض اور واجب ہے۔<sup>①</sup>

① اگر آپ مزید معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ابن القیم رحمہ اللہ کی کتاب: ”کتاب الصلاة وحکم تارکھا“ اور شیخ سدلان کی کتاب: ”صلاة الجماعة“ اور علامہ شیخ محمد صالح العثیمین کی کتاب: ”حکم تارک الصلاة“ اور ان کے علاوہ دیگر مراجع و مصادر کی طرف رجوع کر سکتے ہیں۔

اور میں یہ نہیں سمجھتا کہ وہ سارے دلائل جو نماز باجماعت کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں، آپ سے مخفی اور پوشیدہ ہوں اور میں نے اس خط اور اس پیغام میں اس بات کی کوشش کی ہے کہ آپ کے سامنے سلف صالحین (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کا بہترین نمونہ اور اسوہ حسنہ پیش کر دوں کہ وہ باجماعت نماز ادا کرنے کا کس قدر اہتمام اور پابندی کرتے تھے اور ان کے نزدیک جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کی کس قدر اہمیت اور قدر و قیمت تھی۔

اور وہ (سلف صالحین) باجماعت نماز ادا کرنے کو اتنی بڑی دولت اور سرمایہ سمجھتے تھے کہ دنیا کی کوئی چیز بھی ان کے نزدیک اس بیش قیمت سرمایہ کے برابر نہیں تھی۔ جس دنیائے فانی کے پیچھے آج ہم مست اور مگن ہو گئے ہیں۔ مرنے اور دوڑنے لگے ہیں اور ہم اس دنیا کو حاصل کرنے کے لیے کس قدر تگ و دو، جانفشانی اور مشقت و پریشانی برداشت کرتے ہیں، اسی پر بس نہیں، بلکہ ہمارا حال یہ ہے کہ بسا اوقات ہم اس دنیا کی وجہ سے یا اس دنیا کے لئے نماز کو مؤخر کر دیتے ہیں اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ہم ایک معمولی کام اور حقیر چیز کے لیے بھی ان دنیاوی معاملات کے چکر میں پھنس کر نماز چھوڑ بیٹھتے ہیں اور پھر ہماری نماز ہی فوت ہو جاتی ہے۔

لیکن قارئین حضرات! ذرا غور فرمائیے! کہ اللہ کے ان نیک بندوں اور سلف صالحین کے نزدیک نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت و افادیت اور کتنا اونچا مقام و درجہ تھا کہ اگر ان سے جماعت فوت ہو جاتی تو یہ اللہ والے یہ سمجھتے تھے کہ گویا

ان کا کوئی عزیز یا قریبی رشتہ دار فوت ہو گیا ہے۔ کیوں کہ انہیں یہ علم تھا کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں کتنا زیادہ ثواب اور کتنا اونچا مقام ملتا ہے، (اس لیے کہ سلف صالحین درحقیقت دین و آخرت کے طالب تھے اور آج ہم دین و آخرت کو پس پشت ڈال کر کسب دنیا میں مشغول ہو گئے ہیں اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے آمین۔) محض اس وجہ سے، کہ وہ (سلف صالحین) نماز باجماعت کی اہمیت، افادیت و عظمت اور اس کی حقیقت سے آشنا تھے اور ان کے قلوب میں نماز باجماعت کی بڑی قدر و اہمیت تھی۔ واللہ المستعان!

تو میرے عزیز بھائی! مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرو اور اس کے لیے شوق و رغبت کے ساتھ منتظر رہو، اللہ ذوالجلال والا کرام سے ہم اپنے اور تمہارے لیے دست بدعا ہیں کہ وہ ہمیں نیک کام کی توفیق اور راہ حق و صواب پر چلنے والا بنا دے، آمین۔

اے ہمارے رب! تو ہمیں اور ہماری اولاد و ذریت کو نماز کا اہتمام کرنے والا بنا اور ہماری دعا قبول فرما۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین

محکم : حمد بن ابراہیم الحریقی

الرس، ص ب، ۵۵۳

تم تحریرہ فی القویعیۃ مساء الاثنین، ۱۵-۳-۱۴۱۶ھ

## نماز باجماعت کے حریص اور شوقین سلف صالحین کے نمونے

❁ حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ پچھلے چالیس سالوں سے کبھی میری جماعت فوت نہیں ہوئی۔<sup>①</sup>

❁ اور عثمان بن حکم سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سعید بن المسیب کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ گذشتہ تیس سالوں سے میرا یہ معمول ہے کہ جب بھی مؤذن اذان دیتا ہے تو میں مسجد ہی میں موجود ہوتا ہوں۔<sup>②</sup>

❁ اور میمون بن مہران سے روایت ہے کہ مجھے اس بات کی اطلاع ملی ہے کہ سعید بن المسیب پر چالیس سال کا عرصہ گزر چکا ہے کہ وہ اس دوران کبھی مسجد میں اس وقت نہیں پہنچے جبکہ ان کے گھر والے نماز پڑھ کر مسجد سے نکل رہے ہوں۔ (یعنی ہمیشہ جماعت کھڑی ہونے سے پہلے مسجد میں پہنچتے)<sup>③</sup>

① السیر: (جلد ۴ ص ۲۲۱)

② المرجع السابق (سابقہ حوالہ)

③ السیر: (ج ۴ ص ۲۲۵)



✽ اور ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ میں نے سعید بن المسیب سے کہا کہ کبھی دیہاتی زندگی کا بھی منظر دیکھو اور میں نے ان سے دیہاتی زندگی اور وہاں جو بکریاں وغیرہ ملتی ہیں ان کا تذکرہ کیا تو انہوں نے جواب دیا، کہ میں پھر نماز عشاء کی جماعت میں کیسے حاضر ہو سکوں گا؟<sup>①</sup>

✽ اور ابن حرمہ نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انکی آنکھوں میں تکلیف تھی، تو لوگوں نے ان سے کہا کہ اگر آپ عقیق کی طرف نکل جایا کریں اور وہاں سرسبزہ و شادابی کا نظارہ کریں، تو شاید آپ کو آنکھوں کی تکلیف سے راحت ملے، تو انہوں (سعید بن المسیب) نے جواب میں عرض کیا کہ میں عشاء اور صبح (فجر) کی نمازوں کی جماعت میں کیسے حاضر ہو سکوں گا؟<sup>②</sup>

✽ اور ابو حیان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ الربیع بن خثیم کو نماز کیلئے لایا جاتا تھا اور ان کو فالج<sup>③</sup> تھا ان سے کہا گیا کہ آپ کیلئے تو رخصت

① السیر: (ج ۴ ص ۲۲۸)

② السیر: (ج ۴ ص ۲۴۰)

③ فالج ایک مشہور بیماری ہے جو بدن کے دونوں پہلوؤں میں سے ایک پہلو میں لمبائی میں پیدا ہوتی ہے اور اس بیماری کی وجہ سے انسان کی نقل و حرکت کی صلاحیت و قوت ختم ہو جاتی ہے اور بسا اوقات یہ بیماری بدن کے دونوں پہلوؤں میں ہو جاتی ہے اور یہ اچانک ہوتی ہے۔ (المصباح المنیر، ۴۸۰)

(اجازت) ہے، پس انہوں نے جواب دیا کہ میں مؤذن کی ”حی علی الصلاة“ (آؤ نماز کے لیے) کی آواز سنتا ہوں (اور میں نماز کے لیے مسجد میں نہ آؤں) پھر انہوں نے عرض کیا، کہ اگر تم لوگ نماز کے لیے مسجد میں آسکو تو ضرور آؤ، اگرچہ زمین پر گھسٹتے ہوئے ہی کیوں نہ آنا پڑے۔<sup>①</sup>

✽ اور منصور، ابراہیم بن یزید سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: کہ جب تم کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ تکبیر اولیٰ میں سستی و کاہلی کا مظاہرہ کرتا ہے تو تم اس سے ہاتھ دھولو۔<sup>②</sup>

✽ حضرت مصعب کہتے ہیں کہ، حضرت عامر بن عبد اللہ بن الزبیر نے مؤذن کی آواز سنی اور ان کی حالت یہ تھی کہ انکی روح نکلنے والی تھی۔<sup>③</sup> وہ جانکنی کے عالم میں تھے (تو انہوں نے کہا کہ میرا ہاتھ پکڑو (اور نماز کے لیے لے چلو) تو ان سے کہا گیا کہ تم بیمار ہو، پھر انہوں نے جواب دیا کہ میں اللہ کے داعی (یعنی مؤذن) کی آواز سنتا ہوں، پھر میں اس پر لبیک نہ کہوں، تو لوگوں نے ان کا دست (ہاتھ) مبارک پکڑا، (اور ان کو مسجد تک پہنچایا) پس وہ

① السیر: (ج ۴ ص ۲۶۰)

② السیر: (ج ۵ / ص ۶۲)

③ فی المصباح المنیر: ص ۱۱۴ جاد بنفسہ سمح بہا عند الموت، یعنی وہ قریب الموت تھے اور ان کی روح پرواز کرنے والی تھی۔

امام کے ساتھ مغرب کی نماز میں شریک ہو گئے، تو انہوں نے مغرب کی ایک رکعت نماز ادا کی پھر انتقال فرما گئے۔<sup>①</sup>

✽ حضرت وکیع بن الجراح نے حضرت اعش سلیمان بن مہران سے روایت کیا ہے، کہ وہ (اعش) تقریباً ستر سال کے تھے، (اور اس ستر سالہ زندگی میں) کبھی ان کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی تھی۔<sup>②</sup>

✽ اور حضرت یحییٰ القطان سے منقول ہے کہ جب وہ حضرت اعش رحمہ اللہ کا ذکر کرتے تو بیان کرتے کہ وہ عبادت گزار اور زاہدوں میں سے تھے، نیز وہ نماز باجماعت کے پابند اور پہلی صف میں ہوتے تھے اور وہ بہت بڑے عالم دین تھے۔<sup>③</sup>

✽ محمد بن المبارک الصوری فرماتے ہیں کہ جب سعید بن عبدالعزیز سے نماز کی جماعت فوت ہو (رہ) جاتی تھی، تو رونے لگتے تھے۔<sup>④</sup>

✽ اور غسان نے فرمایا کہ مجھ سے میرے بھتیجے نے بیان کیا کہ میں نے نہیں

① السیر: (ج ۵ ص ۲۲۰)

② السیر: (ج ۶ ص ۲۲۸)

③ السیر: (ج ۶ ص ۲۳۲)

④ السیر: (ج ۸ ص ۳۴)

نماز باجماعت کے حریص اور شوقین سلف صالحین کے نمونے

دیکھا کہ کبھی میرے چچا<sup>①</sup> سے تکبیر اولیٰ فوت ہوئی ہو۔<sup>②</sup>

✽ اور عبدالرحمان بن زستہ فرماتے ہیں: میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے استفسار کیا کہ جس آدمی کی نئی نئی شادی ہوئی ہو وہ چند دنوں کے لئے باجماعت نماز چھوڑ سکتا ہے۔ فرمایا: (تم چند دنوں کا سوال کرتے ہو) ایک نماز بھی نہیں (چھوڑ سکتا) پھر جس رات ان کی بیٹی کی شب زفاف تھی تو صبح میں نے انہیں دیکھا کہ اپنے گھر سے نکلے۔ اذان دی۔ پھر اپنی بیٹی اور داماد کے دروازے پر گئے اور ایک بچی سے کہا: کہ ان دونوں سے کہو کہ نماز (باجماعت) کے لیے نکلیں۔ گھر سے چند عورتیں اور لڑکیاں نکلیں۔ کہنے لگیں۔ سبحان اللہ! یہ کیا بات ہوئی (کہ ابھی ان کی شادی ہوئی ہے اور نماز باجماعت کا انہیں حکم دیا جا رہا ہے) آپ نے کہا: جب تک وہ دونوں (بیٹی اور داماد) نماز (باجماعت) کے لیے نہ نکلیں میں انہیں حکم دیتا رہوں گا۔ چنانچہ پھر آپ نے نماز پڑھی (نماز سے فارغ ہوئے تو اتنے میں) وہ دونوں (بھی) نماز کے لیے نکل آئے۔ تو آپ نے دونوں کو شارع سے دور واقع ایک مسجد میں بھیجا (کہ وہاں جا کر نماز پڑھیں اور یہ بطور تعزیر تھا)<sup>③</sup>

① عمہ يقصد بشر بن منصور۔ یعنی ان کے عم (چچا) سے مراد بشر بن منصور ہے۔

② السیر: (ج ۸ ص ۳۶۰)

③ السیر: (ج ۹ ص ۲۰۲)

✽ اور اسماعیل الزنی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ جب ان کی کوئی نماز جماعت سے رہ جاتی تھی تو وہ اس نماز کو پچیس دفعہ پڑھتے تھے۔<sup>①</sup>

✽ اور محمد بن خفیف سے منقول ہے کہ ان کی کمر میں شدید درد تھا، جب کمر کا درد اٹھتا تھا تو وہ نقل و حرکت نہ کر سکتے تھے اسی دوران جب نماز کے لیے اذان دی جاتی، تو ان کو ایک آدمی کی پیٹھ پر (بٹھا کر) مسجد لایا جاتا تھا ان سے کہا گیا، اگر آپ اپنی جان پر ترس کھائیں تو.....؟ انہوں (محمد بن خفیف) نے جواب دیا، کہ جب تم حی علی الصلوٰۃ (آؤ نماز کی طرف) کی آواز سنو اور مجھے صف میں نہ دیکھو، تو پھر مجھے قبرستان میں تلاش کرنا۔<sup>②</sup>

✽ اور بغوی رحمہ اللہ سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبید اللہ القواریری کو کہتے ہوئے سنا، کہ میری نماز عشاء کی جماعت کبھی فوت نہیں ہوئی تھی، لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ میرے پاس مہمان آیا میں اس کی خاطر مدارات میں مشغول ہو گیا، سو میں گھر سے نکلا کہ بصرہ کے قبائل میں نماز ادا کروں، تو میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے تھے، چنانچہ میرے دل میں خیال آیا کہ آنحضرت ﷺ سے مروی ہے، ”کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت تنها نماز پڑھنے سے اکیس درجہ زیادہ ہے“ اور یہ بھی منقول ہے کہ پچیس درجہ

① السیر: (ج ۱۲ ص ۴۹۵)

② السیر: (ج ۱۶ ص ۳۴۶)

زیادہ ہے اور یہ بھی مروی ہے کہ (جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے تنہا نماز پڑھنے کے مقابلہ میں) ستائیس گنا زیادہ <sup>①</sup> (ثواب ملتا ہے۔)

پس میں گھر لوٹ آیا، پھر میں نے اس دن کی عشاء کی نماز ستائیس دفعہ پڑھی، پھر میں سو گیا، پس میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک گھوڑ سوار قوم کے ساتھ ہوں اور میں بھی گھوڑے پر سوار ہوں اور ہم آپس میں ایک دوسرے سے گھوڑ دوڑ میں مقابلہ کر رہے ہیں، لیکن ان کے گھوڑے میرے گھوڑے سے آگے جا رہے ہیں، تو میں نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگانا شروع کی، تاکہ میں ان سے جا ملوں، تو ان میں جو سب سے پیچھے تھا اس نے میری طرف متوجہ ہو کر کہا: کہ تم اپنے گھوڑے کو مت تھکاؤ، تم ہمارا ساتھ نہیں پکڑ سکتے، تو وہ (عبید اللہ القواریری) فرماتے ہیں کہ میں نے اس آدمی سے کہا کہ میں تمہارا ساتھ کیوں نہیں پکڑ سکتا؟ پس اس شخص نے پلٹ کر جواب دیا، اس لیے کہ ہم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی ہے۔ <sup>②</sup> (اور تم نے عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہیں کی۔)

① پچیس درجہ اور ستائیس درجہ والی روایت کی تخریج امام بخاری رحمہ اللہ نے کی ہے۔ (دیکھئے صحیح البخاری، الاذان، باب فضل صلاة الجماعة، ج: ۶۳۵-۶۳۶) لیکن جہاں تک اکیس درجہ والی روایت کی بات ہے تو اس کے متعلق محقق السیر نے کہا ہے کہ مجھے اس اکیس درجہ والی روایت کے بارے میں کوئی علم نہیں۔ ” ② السیر: (ج ۱۱ ص ۴۴۴)

✽ اور عدی بن حاتم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ہر نماز کے وقت کا مشتاق رہتا ہوں اور ان کا یہ بھی بیان ہے جب سے میں حلقہ بگوش اسلام ہوا ہوں کوئی ایک نماز ایسی نہیں گزری کہ اس کی امامت کے وقت میں باوجود نہ ہوں۔<sup>①</sup>

✽ اور نافع سے منقول ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے جب عشاء کی جماعت فوت ہو جاتی تھی، تو وہ اپنی باقی رات کو زندہ رکھتے تھے<sup>②</sup> (یعنی حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی باقی رات اللہ کی عبادت و طاعت میں گزارتے تھے)

✽ اور حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں کہ پچاس سال سے میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی اور یہ ان کی صف اول کی پابندی کی وجہ سے تھا<sup>③</sup>

✽ اور یونس بن محمد المؤدب کہتے ہیں کہ حماد بن سلمہؓ کی وفات مسجد میں نماز پڑھنے کی حالت میں ہوئی<sup>④</sup>

✽ اور محمد بن عمران فرماتے ہیں: میں نے محمد سماعۃ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ چالیس سال کے عرصہ میں میری تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی، مگر جس دن میری

① السیر: (ج ۳ ص ۱۶۴)

② السیر: (ج ۳ ص ۲۱۵)

③ طبقات ابن سعد: (ج ۵ ص ۱۳۳)

④ السیر: (ج ۷ ص ۴۴۸)

والدہ کی وفات ہوئی (تو اس دن میری جماعت چھوٹ گئی تھی) تو میں نے اس دن اس نماز کو پچیس دفعہ پڑھا اور اس سے میرا ارادہ صرف تضعیف (کئی گنا زیادہ اجر حاصل) کرنا تھا۔<sup>①</sup>

✽ بشر بن الحسن البصری کے بارے میں آتا ہے کہ ان کو صفی کہا جاتا تھا اور ان کا نام صفی اس لیے رکھا گیا تھا کہ انہوں نے بصرہ کی ایک مسجد میں پچاس سال تک پہلی صف میں بالالتزام نماز پڑھی۔<sup>②</sup>

✽ حضرت وکیع بن الجراح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جس کو نماز میں تکبیر اولیٰ نہ ملے تو تم اس سے خیر کی امید نہ رکھو۔<sup>③</sup>

✽ اور حضرت وکیع نے یہ بھی فرمایا: کہ جو شخص نماز کا وقت آنے سے پہلے نماز کی تیاری نہ کرے، تو اس نے نماز کی توقیر و تعظیم نہیں کی۔<sup>④</sup>

✽ اور حضرت وکیع کا یہ بھی بیان ہے کہ جو شخص تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی و کاہلی سے کام لے تو تم اس سے اپنا ہاتھ دھولو۔<sup>⑤</sup>

① السیر: (ج ۱۰ ص ۶۴۶)

② تہذیب التہذیب: (ج ۱ ص ۲۸۲)

③ الزہد لوکیع بن الجراح (ج ۱ ص ۵۰) تحقیق الفریوائی۔

④ المرجع السابق

⑤ المرجع السابق



✽ عبد الرحمان بن عامر سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ربیعہ بن یزید کو کہتے ہوئے سنا کہ گذشتہ چالیس سالوں سے جب بھی مؤذن نے نماز ظہر کی اذان دی تو میں مسجد میں موجود ہوتا تھا، ورنہ پھر میں بیمار یا مسافر ہوتا تھا۔<sup>①</sup>

✽ اور برد مولیٰ بن المسیب سے مروی ہے ان کا بیان ہے کہ گذشتہ چالیس سالوں سے نماز کے لیے جب بھی اذان دی گئی تو سعید بن المسیب مسجد میں موجود ہوتے تھے۔<sup>②</sup>

✽ عدی بن حاتم سے منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب کسی نماز کا وقت آتا تھا تو میں اس کے لیے بصد شوق منتظر رہتا تھا اور ہر نماز کے وقت (سے پہلے ہی) میں اس کے لیے مستعد (تیار) رہتا تھا۔<sup>③</sup>

✽ اور سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے اذان سے پہلے نماز کی جماعت کے لیے حاضر ہونے کی ترغیب دی ہے اور انہوں نے فرمایا ہے کہ تم برے بندے کے مانند نہ بنو، جو کہ اس وقت تک نماز کے لیے نہیں آتا، جب تک اس کو بلایا نہ جائے کہ ”آؤ نماز کے لیے“<sup>④</sup> (یعنی اذان ہونے سے پہلے نہیں آتا)

① السیر: (ج ۵ ص ۲۴۰)

② صفۃ الصفوة: (ج ۲ ص ۵۷)

③ الذہد للامام احمد (ص ۲۵۰)

④ التبصرة: (ج ۱ ص ۱۳۷)

❁ میمون بن مہران مسجد میں تشریف لائے، تو ان سے کہا گیا کہ لوگ (نماز پڑھ کر) اپنے گھروں کو لوٹ گئے، تو انہوں نے ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ پڑھا اور پھر فرمایا کہ اس نماز کی فضیلت میرے نزدیک عراق کی حکومت و ولایت سے بہتر ہے۔<sup>❶</sup>

❶ صفة الصفوة: (ج ۲ ص ۱۵۷)



## نماز باجماعت کے حکم سے متعلق فتویٰ

**سوال** بہت سے مسلمان آج کل جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی و کاہلی برتتے ہیں، یہاں تک کہ بعض طلبہ بھی اور وہ یہ علت بیان کرتے ہیں کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ نماز باجماعت ادا کرنا واجب نہیں ہے، تو جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کا کیا حکم ہے اور آپ انہیں کیا نصیحت کرتے ہیں؟

**جواب** کسی شک و شبہ کے بغیر اہل علم کے صحیح ترین اقوال کے مطابق مسلمانوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرنا ہر اس شخص پر واجب ہے، جو قادر ہو اور اذان کی آواز سنتا ہو، چنانچہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

”کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور مسجد میں نہ آئے، تو اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی، الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔“<sup>①</sup>

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عذر کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا کہ اس عذر سے مراد خوف (ڈر) یا بیماری ہے۔<sup>②</sup>

① ابن ماجہ، المساجد والجماعات، باب التغلیظ فی التخلف عن الجماعة، ح: ۷۹۳۔

② مستدرک حکم ۲۳۶/۱، ح: ۸۹۶۔

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

”ایک نابینا آدمی رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں ایک اندھا آدمی ہوں اور مجھے کوئی مسجد تک پہنچانے والا نہیں ہے، تو کیا آپ مجھے رخصت (اجازت) دیتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کر لوں؟ تو رسول اکرم ﷺ نے اس سے پوچھا کہ کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا کہ جی ہاں! (اذان) ضرور سنتا ہوں، پس آپ نے فرمایا، تو پھر اللہ کے داعی (مؤذن) کی آواز پر لبیک کہو، (یعنی مسجد میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے لیے ضرور جاؤ۔)“<sup>①</sup>

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے، کہ آپ نے فرمایا: ”کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں یہ حکم دوں کہ نماز کی جماعت کھڑی کی جائے، پھر میں ایک آدمی کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرے، پھر میں چند لوگوں کو لے کر، جن کے ساتھ لکڑیوں کا بندل ہو ایسے لوگوں کے پاس جاؤں، جو نماز کی جماعت میں حاضر نہیں ہوتے، پھر میں انہیں ان کے گھروں سمیت آگ لگا کر خاکستر کر دوں۔“<sup>②</sup>

① مسلم، المساجد، باب يجب اتيان المسجد على من سمع النداء ح: ۶۵۳۔

② بخاری، الاذان، باب وجوب صلاة الجماعة ح: ۶۴۴۔

تو یہ ساری احادیث اور جو (حدیثیں) ان کے معنی و مفہوم میں ہیں، وہ تمام احادیث مردوں کے حق میں، مسجدوں میں باجماعت نماز ادا کرنے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں اور یہ کہ جو شخص اس (جماعت) سے پیچھے رہے گا، وہ زجر و توبیخ کا مستحق ہے اور اگر مسجدوں میں باجماعت نماز ادا کرنا واجب نہ ہوتا، تو پھر نماز کی جماعت کو چھوڑنے والا سزا و عقاب کا مستحق نہ ہوتا۔

نیز اس میں یہ بات بھی ہے کہ مساجد میں باجماعت نماز کا ادا کیا جانا، اسلام کے ظاہری بڑے شعائر میں سے سمجھا جاتا ہے اور یہی (باجماعت نماز کی ادائیگی) مسلمانوں کے درمیان تعارف کرانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے آپس میں، ایک دوسرے سے محبت و شفقت اور ربط و تعلق پیدا ہوتا ہے اور اسی جماعت کی وجہ سے لوگوں کے دلوں سے بغض و حسد اور نفرت و کراہت اور کینہ و کپٹ کا خاتمہ ہوتا ہے اور اس (جماعت) کو ترک کرنا منافقین سے مشابہت رکھتا ہے، نیز جو لوگ نماز کی جماعت چھوڑتے ہیں وہ اہل نفاق میں سے سمجھے جاتے ہیں۔

لہذا قارئین کرام! نماز باجماعت کا زیادہ سے زیادہ اہتمام کرنا چاہیے، ترک جماعت سے بہت زیادہ محتاط رہنا چاہیے اور اس معاملہ میں اس کے برعکس (یعنی نماز باجماعت کو محض مسنون اور مستحب سمجھنا) سبق نہیں لینا چاہیے اس لیے کہ یہ بات دلائل شرعیہ کے مخالف ہے اور اس امر میں یہ واجب ہے کہ بے دلیل و بے بنیاد باتوں اور لغو حرکات کو چھوڑ دیا جائے اور اس دین کے معاملہ

نماز باجماعت کے حکم سے متعلق فتویٰ

میں اس پر اعتماد بھی نہ کیا جائے۔

چنانچہ اللہ رب العزت کا ارشاد گرامی ہے:

﴿فَإِنْ لَّنْزَعْنَمُ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا﴾ (النساء ۵۹/۴)

”پھر اگر تم کسی چیز میں اختلاف کرو، تو اسے لوٹاؤ، اللہ تعالیٰ کی طرف اور  
رسول کی طرف، اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان ہے، یہ  
بہت بہتر ہے اور باعتبار انجام کے بہت اچھا ہے۔“

نیز ارشاد ربانی ہے:

﴿وَمَا أَخْلَفْتُمْ فِيهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهُ إِلَى اللَّهِ﴾ (الشوریٰ ۴۲/۱۰)

”اور جس جس چیز میں تمہارا اختلاف ہو اس کا فیصلہ اللہ ہی کی طرف ہے۔“

اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ عہد نبوی  
میں ہماری یہ حالت ہوتی تھی کہ نماز باجماعت سے منافق یا بیمار ہی پیچھے رہتا تھا،  
کیوں کہ کبھی کسی آدمی کو دو مردوں کے سہارے سے بھی لا کر صف میں کھڑا کیا  
جاتا تھا،<sup>①</sup>

اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ یہ چیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مسجد میں نماز  
باجماعت کے اہتمام و حرص پر دلالت کرتی ہے اور اس سے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

① مسلم، المساجد، باب صلاة الجماعة من سنن الہدی، ح: ۶۵۴۔

کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے پر بے حد شوق کا اظہار ہوتا ہے، یہاں تک کہ یہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بسا اوقات ایسے بیمار آدمی کو لاتے تھے جو دو مردوں کا سہارا لیے ہوئے ہوتا تھا اور پھر اس کو لا کر صف میں کھڑا کیا جاتا تھا اور اس سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے پر، شدت حرص و شوق کا پتہ چلتا ہے، اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی ہو جائے۔<sup>①</sup>

لہذا اب ہم اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ پاک پروردگار ہمیں بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرح نماز باجماعت کی پابندی و اہتمام کا شوقین، حریص اور متمنی بنادے، آمین اللہم آمین! ”واللہ ولی التوفیق“

﴿الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ﴾

① فتاویٰ مہمہ تتعلق بالصلاة (ص: ۵۶)



## صبح و شام کے اذکار و وظائف

«بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ» (أبوداود، الادب، باب ما يقول

إذا أصبح، ح: ۵۰۸۸)

”اس اللہ کے نام سے (صبح و شام کرتا ہوں) جس کے نام کی وجہ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان و ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔“ (یہ دعائیں دفعہ پڑھنی چاہیئے)

«أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ» (صحیح مسلم،

الذكر والدعاء، باب في التعوذ من سوء القضاء، ح: ۲۷۰۹)

”میں اللہ کے پورے کلمات کے ذریعہ اس کی ہر مخلوق کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔“ (تین بار)

پھر ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ (تین دفعہ) ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ (تین دفعہ) اور ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ (تین دفعہ) ①

① ابوداود، الادب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ۵۰۸۲۔



نماز فجر کے بعد:

«أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، رَبِّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِي هَذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهُ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ، وَسُوءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ» (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب فی الادعیۃ، ح: ۲۷۲۳)

”ہم نے صبح کی اور ملک (کائنات) نے صبح کی اللہ کے لیے، اور تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد و ستائش ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے میرے رب! اس دن میں جو بھلائی ہے اور اس کے بعد جو بھلائی ہے میں تجھ سے اس کا سوال کرتا ہوں اور اس دن کی برائی اور اس کے بعد والے دن کی برائی سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے میرے رب! میں آگ کے عذاب اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

﴿ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَّهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِى يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهٗ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ ﴾ (البقرة ۲/۲۵۵، مستدرک حاکم ۱/۵۶۲،

ح: ۲۰۲۴)

”اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے، جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں، کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے تھکتا ہے نہ اکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔“

صبح کے وقت پڑھے:

«اَللّٰهُمَّ بِكَ اُصْبَحْنَا وَبِكَ اُمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ  
وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ» (سنن ترمذی، الدعوات، باب ما جاء فی الدعاء إذا

أصبح وإذا امسى، ح: (۳۳۹۱)

”اے اللہ! ہم نے تیری ہی مدد سے صبح و شام کی اور تیرے ہی حکم سے ہمارا مرنا اور جینا ہے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے“

«اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّهِ»  
(أبوداود، الادب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ۵۰۶۷)

”اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے غیب و حاضر کے جاننے والے، ہر چیز کے پروردگار اور مالک، میں شہادت (گواہی) دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اپنے نفس کے شر اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے (متعلق تمام وساوس) سے تیری پناہ چاہتا ہوں“

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أَشْهَدُكَ وَأُشْهَدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ، وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ»  
(أبوداود، الادب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ۵۰۶۹)

”اے اللہ! میں نے اس حال میں صبح کی کہ میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور

تیرے عرش اٹھانے والوں کو، تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے، یکتا و یگانہ ہے۔ تیرا کوئی شریک و ساجھی نہیں اور بے شک محمد (ﷺ) تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں“ (چار مرتبہ صبح اور چار مرتبہ شام اور شام کے وقت اُصْبَحْتُ کی جگہ اُمْسِيتُ کہے)

«اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي، وَمَالِي، اللَّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اللَّهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي، وَعَنْ يَمِينِي، وَعَنْ شِمَالِي، وَمِنْ فَوْقِي، وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي» (أبوداود، الادب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ٥٠٧٤)

”اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! میں اپنے دین اپنی دنیا اپنے اہل اور اپنے مال میں تجھ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میری پردہ والی چیزوں پر پردہ ڈال دے اور میری گھبراہٹوں کو امن میں رکھ، اے اللہ! میرے سامنے سے میرے پیچھے سے، میری دائیں اور بائیں طرف سے اور میرے اوپر سے میری حفاظت کر اور اس بات سے میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

«لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» (أبوداود، الادب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ٥٠٧٧)

”اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک و ساجھی نہیں، اسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے حمد و تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“

«رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ (ﷺ) رَسُولًا» (أبوداود، الادب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ٥٠٧٢)

”میں اللہ تبارک و تعالیٰ پر اس کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر رضامند ہوں۔

«اللَّهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحَدَّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَלَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ» (أبوداود، الادب، باب ما يقول إذا أصبح، ح: ٥٠٧٣)

”اے اللہ مجھ پر، جس نعمت نے بھی صبح کی ہے وہ صرف تیری طرف سے ہے تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، پس تیرے ہی لیے حمد ہے اور تیرے ہی لیے شکر ہے۔“

«أَصْبَحْنَا عَلَى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَكَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلَى

دِينِ نَبِيًّا مُحَمَّدٍ ﷺ وَعَلَى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيمَ، حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ» (مسند احمد، ۴۰۶/۳، ۴۰۷)

”ہم نے فطرت اسلام اور کلمہ اخلاص اور اپنے نبی محمد ﷺ کے دین اور اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی جو مسلمان مؤحد تھے اور مشرکین میں سے نہ تھے۔“

«يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ، وَلَا تَكِلْنِيْ إِلَى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ» (مسندك حاكم ۵۴۵/۱، ح: ۲۰۰۰)

”اے (ہمیشہ) زندہ رہنے والے، اے قائم رکھنے والے، میں تیری ہی رحمت بے پایاں سے فریاد کرتا ہوں، میرے تمام کام درست کر دے اور ایک پلک جھپکنے کے برابر بھی مجھے میرے نفس کے حوالہ نہ کر۔“

«اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَاَنَا عَبْدُكَ، وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ» (صحیح بخاری، الدعوات، باب افضل الاستغفار، ح: ۶۳۰۶)

”اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں، تو نے

ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی حسب طاقت تیرے عہد و پیمان پر قائم ہوں، میں نے جو کچھ کیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اپنے آپ پر، تیری نعمت کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، پس تو مجھے بخش دے، تو ہی گناہوں کا بخشنے والا ہے۔“

«سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ» (صحیح مسلم، الذکر والدعاء، باب

فضل التہلیل والتسبیح والدعاء، ح: ۲۶۹۲)

”پاک ہے اللہ عظمت والا اور سب تعریف اسی کے لیے ہے۔“ (سو مرتبہ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ



Enlightening Books

# المكتبة الإسلامية THE ISLAMIC LIBRARY



The interpretation of the meanings of the Noble Qur'an and other valuable books on Hadith, Fiqh, Seerah and Aqidah, presented for the first time in the English language.

**DARUSSALAM**

PUBLISHER & DISTRIBUTOR  
LAHORE HUSTON RYAD

دار السلام

پبلشر اینڈ ڈسٹریبیوٹر  
لاہور، ہسٹن، ریاض

